دل کی بات

توحید و ختم نبوت کے علمبر دارو، ایک ہو جاؤ

۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے اُمت مُسلمہ کے متفقہ عقیدہ کو آئین کا حصہ بنایا اور مرزائیوں کے لاہوری و قادیانی دونوں گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس فیصلہ کے پس منظر میں مجلس احرار اسلام کی برپا کردہ تحریک مقدس تحفظِ ختم نبوت کا اہم کردار تھا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی قیادت میں اس تحریک کا آغاز ۱۹۳۴ء میں قادیان سے ہوا۔ یہ قافلۂ ایثار و وفا ۱۹۵۳ء کے خون آشام مرحلہ سے گزرتا ہوا، ڈائر ثانی جنرل اعظم خان ملعون کے ظلم و ستم کو سہتے ہوئے دس ہزار مسلمانوں کے خون کا نذرانہ پیش کر کے ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہوا تھا۔ حکمرانوں اور سیاست دانوں نے اپنے شخصی اور گروہی مفادات کے تحت اس تاثر کو عام کیا کہ یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔ اور اب اس موضوع پر گفتگو تضیع اوقات ہے۔ دینی حلقوں نے تب بھی اس بات کو غلط قرار دیا۔ اور اس محاذ پر جدوجہد جاری رکھی۔ بالآخر مرزائیوں نے حکومتی خاموشی سے بھرپور فائدہ اٹھا کر پر پُرزے نکالنے شروع کر دیئے۔ علماء نے پھر کروٹ لی اور حکومت کو اس گروہ کی خطرناکیوں اور سازشوں سے باخبر کیا۔ مرزائیوں کی سرگرمیاں اتنی بڑھ چکی تھیں کہ انہوں نے ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کا کھلم کھلا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ مسلمانوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ شروع کر دی۔ تا آنکہ ۱۹۸۴ء میں امتناعِ قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا۔

اس کے نتیجہ میں مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہوا اور اپنے موروثی مُربی برطانیہ کی آغوش میں پناہ گیر ہوا۔ اس عرصہ میں مرزائیوں نے بیرون ملک انہی لابیوں کو متحرک کیا۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور برطانیہ کے مُشرک، عیسائی اور یہودی حکمران نہ صرف اُن کی سرپرستی کر رہے ہیں بلکہ ان کے حق میں مسلم ممالک پر دباؤ بھی ڈال رہے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ ان غیر مسلم ممالک اور مرزائیوں کی قدرِ مشترک "اسلام دشمنی ہے" لہٰذا عیسائی اور یہودی لابیوں کے ایجنٹ پاکستان میں آئین کی آٹھویں ترمیم کے مکمل خاتمے کی باتیں کر رہے ہیں۔ اور ان کی دیکھا دیکھی بغیر سوچے سمجھے بعض ناقابل ذکر دینی حلقے بھی اُن کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ جبکہ اس ترمیم کے مکمل خاتمہ سے ہونے والے نقصانات سے وہ بالکل بے خبر ہیں۔ شریعت کورٹس، امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور اس قسم کے بے شمار وہ اقدامات جو پاکستان میں نفاذ اسلام کے عمل کا حصہ ہیں اور ان کا تعلق شعائر اسلام سے ہے سب ختم ہو جائیں گے۔ حکمرانوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ پاکستان کے قابل ذکر اور مؤثر دینی حلقے آٹھویں ترمیم کے مکمل خاتمے کے خلاف ہیں۔ اس ترمیم کے خاتمے کی آڑ میں اسلامی اقدامات کے خاتمے کی سازش کو ناکام کرنا ہر پاکستانی مسلمان کا فرض ہے۔

حکومت کے موجودہ رویوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مرزائیوں پر گرفت ڈھیلی کرنا چاہتی ہے۔ شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے مسئلہ پر حکومت نے جس دھوکہ دہی کا مظاہرہ کیا ہے وہ نہایت شرمناک ہے۔ پہلے

راج کا فیصلہ کیا پھر مرزائیوں اور عیسائیوں نے ملکی و غیر ملکی دباؤ میں آ کر فیصلے سے انحراف کر لیا۔ آئینی پابندی کے باوجود مرزائی کفر و ارتداد پر مبنی لٹریچر پھیلا رہے ہیں مگر حکومت کوئی گرفت نہیں کر رہی۔

ان حالات کی روشنی میں مرزائیت کے محاسبہ و تعاقب کی جدوجہد کو انتہائی تیز کرنا مسلمانوں کی دینی غیرت و حمیت کا تقاضا ہے۔ علماء سے گزارش ہے کہ اپنے خطبۂ جمعہ اور دیگر تمام تبلیغی اجتماعات میں مرزائیوں کی ملک و ملت کے خلاف بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور اسلام کے خلاف ناپاک منصوبوں سے مسلسل مسلمانوں کو آگاہ کریں۔

یہ کام آپ کا دینی فریضہ ہے۔ خواب غفلت سے بیدار ہوں اور حالات و واقعات کا بغور جائزہ لیں۔ اس وقت دینی قوتوں اور علماء کی خاموشی کسی بڑے طوفان کا سبب بن سکتی ہے۔ دینی کارکن، مرزائیت کے خلاف ایک بھرپور اور زوردار تحریک چلانے کیلئے تیار ہو جائیں۔

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

امتناع قادیانیت آرڈی نینس (C/۲۹۸) کے تحت مرزائیوں کو تمام شعائر اسلامی اختیار کرنے اور کھلے عام یا خفیہ، مسلمانوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے کی ممانعت ہے۔ لیکن مرزائی آئین کی اس دفعہ کی مسلسل خلاف ورزیاں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے آئین کی اس دفعہ کے ماتحت اپنے اوپر عائد پابندیوں کے خلاف سپریم کورٹ میں مختلف اپیلیں دائر کیں جن کی سماعت گزشتہ دنوں ہوتی رہی۔ مسلمانوں کی طرف سے جواباً مکمل دلائل و شواہد پیش کر دیئے گئے ہیں۔ سپریم کورٹ کے فل بینچ نے جانبین کے دلائل سننے کے بعد فیصلہ محفوظ رکھا ہے۔ علماء کرام اور آئمہ مساجد نمازوں کے بعد اور دیگر اجتماعات میں مسلمانوں سے اپیل کریں کہ وہ انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعاء کریں کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہو اور اللہ تعالیٰ انہیں اسلام اور مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کی توفیق عطاء فرمائے آمین۔

فرمانِ رسول علیہ السلام

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں سیدنا ابی ابن کعبؓ نے عرض کیا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ سے میرا نام لے کر فرمایا ہے، آپ نے فرمایا ہاں! اُبیّ ابن کعبؓ نے عرض کیا، کیا مجھے رب العٰلمین کی محفل میں یاد کیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں!

یہ سن کر سیدنا اُبیّ ابن کعبؓ پر گریہ طاری ہو گیا اور آنسو بہ نکلے۔ (صحیح بخاری)